فضائل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ (ترجمہ: نوید احمد بشار)

★ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: بے شک میرا پاؤں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں یا حوضِ کوثر کے دہانے پر ہے اور بے شک اللہ نے اپنے کسی بندے کو (دو باتوں میں ایک بات کا) اختیار دیا ہے؛ وہ جی بھر کر دنیا میں رہے اور اس میں من پسند کھائے۔ یا اللہ سے ملاقات کے لیے کمربستہ ہو جائے۔ اور اس بندے نے لقائے الٰہی کو پسند کر لیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تشریف فرما سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اشک بار ہوئے تو ایک بزرگ انصاری فرمانے لگے: انھیں کس چیز نے رُلا دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنی اسرائیل میں سے یا عام لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر فرمایا ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حقیقت کو بھانپ گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفسِ نفیس کو ہی مراد لیا ہے پس جب آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو تھم گئے تو عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں بلکہ ہم اپنے آبا واجداد اور جانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فِدا کر دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے ابن ابی قُحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کوئی استحقاق نہیں رکھتا۔ نیز میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو انھی کو بناتا، لیکن ایمانی محبت و اخوت قائم ہے۔(۱)

★ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گھر سے نکلے تو دونوں نے غارِ ثور کا راستہ لیا، اثنائے سفر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: ایسا کیوں کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جب عقبی جانب خطرہ لگتا ہے تو پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب اگلی جانب خدشہ لاحق ہوتا ہے تو آگے آجاتا ہوں، جب دونوں غار کے پاس پہنچے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکیے! میں پہلے اندر جھاڑو دے لیتا ہوں۔

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا اور اس پر اپنا پاؤں جمایا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر بالفرض کوئی چیز ڈسے

یا کاٹے تو وہ مجھے ہی کاٹے۔(۲)

★ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت غار میں عرض کیا اور ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ ہم غار میں تھے (میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی) اگر ان لوگوں میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! آپ کا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہو۔(۳)

★ عروہ یا عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے مال سے جتنا نفع ہمیں ہوا کسی اور کے مال سے نہیں ہوا۔(۴)

★ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے مال کی طرح کوئی دوسرا مال میرے لیے نافع نہیں ہوا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر اشک بار ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری جان و مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نثار ہے۔(۵)

★ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جوڑا خرچ کیا اور یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جس نے اپنے مال سے جوڑا خرچ کیا۔ راوی کا خیال ہے کہ ساتھ یہ بھی فرمایا: اللہ کی راہ میں۔ تو اس کو دربانِ جنت آواز دے گا۔ اے مسلمان! یہ بہتر ہے اس طرف آؤ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آدمی تو خسارے میں نہیں رہ سکتا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی بھی شخص کے مال نے ابوبکر صدیق کے مال سے بڑھ کر فائدہ نہیں پہنچایا۔ راوی کہتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آب دیدہ ہوئے اور گزارش کی: من جانب اللہ میری منفعت و رفعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ہے۔(٦)

﴿ حواشی ﴾

(۱) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید وھو ضعیف، والحدیث صحیح من طرق اخری: سنن الترمذی: ۳۶۵۹۔ مسند الامام احمد: ۲۶۶/25۔ ح: ۱۵۹۲۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۸/۲۲۔ ح: ۸۲۵۔ (۲) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات۔ (۳) تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: مسند الامام احمد، ۴/۱۔ صحیح البخاری: ۸/۷۔ صحیح مسلم: ۱۸۵۴/۴۔ (۴) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ مرسل، والحدیث صحیح بطریق اخری، انظر: سنن الترمذی، ۳۶۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۔ مسند الامام احمد: ۴۱۴/۱۲، ح: ۷۴۴۶۔ (۵) تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: سنن الترمذی: ۳۶۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۔ مسند الامام احمد: ۲۵۳/۲، ۳۶۶۔ (٦) تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: موطا امام مالک: ۳۷۸/۳، ح: ۸۹۲۔ سنن الترمذی: ۳۶۷۴۔ مسند الامام احمد: ۲/۱۳، ۷۲، ح: ۷۶۳۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۰۸۔ صحیح ابن خزیمہ: ۲۴۸۰۔